صرف عقیدہ و عبادت ہی نہیں بخشی تہذیب و تمدن اخلاقی معاملات سب کچھ عطا کیا اس سے گریز ہی فسق و فجور اور کفر ہے۔ فسق و فجور اور کفر و شرک سے خود بھی بچیں اور اپنے اہل و عیال کو بچائیں۔ کہ یہی بد عقیدگی و بدعملی کی دھکتی آگ میں ڈالے جانے کا سبب ہے۔!

ڈھانپے کفن نے داغ عیوب برہنگی
ورنہ میں ہر لباس میں ننگِ وجود تھا

رنگِ سخن

مرے ہی کوٹ کی اک جیب سے بٹوا نکل آیا
"میں الزام اس کو دیتا تھا' قصور اپنا نکل آیا"
نہ پوچھو موسم گرما میں حالت ہم غریبوں کی
"کبھو بس پڑ گیا چھالا، کبھی پھوڑا نکل آیا"
وہ پٹواری کہ جس کی دوستو گردن نہ مڑتی تھی
ہوا ہے جب سے ریٹائر تو منہ اتنا نکل آیا
نجانے کتنے لوگوں کا پیا تھا خون ظالم نے
"کہ ہر زخمِ بدن سے خون کا دریا نکل آیا"
وہ بیٹھا رو رہا ہے چار دیواری کے گرنے پر
مگر سب یار خوش ہیں کہ چلو رستہ نکل آیا
تمہیں بھی ٹیپ، ٹی وی اور وی۔ سی۔ آر۔ لا دوں گا
مری قسمت کا بھی کوئی اگر ویزا نکل آیا
وہ پیر جاہلاں جس کی قدم بوسی کو جھکتے تھے
اسی سے ہیروئین کا دیکھ لو تھیلا نکل آیا
ملی الٹی سزا مقتول کے بھائی کو اے تائب
جو قاتل تھا عدالت سے بھی وہ ہنستا نکل آیا

پروفیسر محمد اکرام تائب

عارف والا